

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲) — مطبوعہ (۸) جنوری ۱۸۹۷ء بروز جمعہ — جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

ناظرین کو بخوبی معلوم ہے کہ ہندوستان کے اخباروں میں کسقدر یہہ بے سروپا افواہ اڑی تھی کہ اہل امریکہ مذہب ہنود اور مذہب اسلام کو روز بروز قبول کرتے جاتے ہیں۔ سبب یہہ تھا کہ انجمن مذاہب عالم مقام شکاگو میں ہر مذہب کے بزرگوں کی بڑی خاطر تواضع کی گئی اور ان شہرت پرستوں نے واپس آکر اس قسم کی اناپ شناپ افواہیں اُڑائیں۔ اس جلسہ کے میر مجلس ڈاکٹر جے۔ ایچ بیروز صاحب تھے۔ ان کے حسن سلوک سے لوگ نہایت خوش رہے۔ کچھ عرصہ سے صاحب موصوف ہندوستان میں رونق افروز ہیں اس ملک کے لوگ خیال کرتے تھے کہ بیروز صاحب اپنے لکچر میں کسی نئی طرح کی مسیحیت کا بیان کر کر مشنریوں کو شرمندہ کریں گے یعنی مسیحی مذہب کو بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک مزخرف قرار دینگے۔ چند مشنریوں کا بھی یہہ خیال تھا کہ ڈاکٹر بیروز کے آنیکا کچھ اچھا نتیجہ نہ ہوگا کیونکہ اخباروں کی جھوٹی غپ شپ کا اثر بھی کچھ نہ کچھ تو اثر ہوا ہی تھا۔ ہمیں اس بات کا پہلے ہی سے کچھ خوف نہ تھا اور ہم برابر زور کے ساتھ کہے جاتے تھے کہ امریکہ میں دیگر مذاہب کے پھیلنے کی جھوٹی افواہ شہرت پسند ایلچیوں نے اس غرض سے اُڑائی تھی کہ ہندوستانیوں پر یہہ ثابت کر دیں کہ ہم امریکہ میں جا کر بہت بڑا کام کر کے آئے ہیں اور اسطرح اپنی عظمت کا سکہ جمادیں چنانچہ ہمنے پہلے ذکر کیا تھا کہ امریکہ کے اخباروں میں سوامی ویویکانند اور موزمدار کا آجکل بالکل ذکر نہیں پایا جاتا۔ اگر کسی اخبار نے کچھ لکھا بھی ہے تو صرف اسقدر کہ یہہ لوگ بھی پارلیمنٹ مذاہب میں حاضر تھے ہمیں پورا یقین تھا کہ ڈاکٹر بیروز صاحب مسیح کی عمدہ شہادت دینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ کلکتہ میں اپنا لکچر سنا چکے۔ پروگرام کے مطابق دیگر شہروں میں بھی کچھ سنا دینگے۔ آیندہ ہفتہ لاہور میں بھی اُن کا وعظ ہوگا۔ ہم بھی آیندہ کچھ ان کے درس کا مضمون درج اخبار کرینگے۔ اِن کا پہلا درس ہماری نظر سے گذرا ہے جسکا مضمون یہہ ہے کہ مسیحیت اِس قابل ہے کہ عالمگیر مذہب بنے۔ بڑی فصاحت اور پختہ دلیلوں سے یہہ مضمون ثابت کیا گیا ہے۔ اگرچہ دیگر مذاہب کے حق میں کچھ بُرا بھلا نہ کہا لیکن تواریخ اور دیگر باتوں سے ثابت کیا کہ یہودی مذہب سے لیکر ہندو مذہب تک نہ کوئی عالمگیر مذہب ہوا اور نہ ہونے کی قدرت رکھتا ہے یہہ وہی باتیں ہیں جو کہ تمام مشنری پہلے سے لیکر آجتک کہتے چلے آئے ہیں جلسہ ہونیکے وقت مسیحیوں کی مختلف رائیں تھیں۔ بعض کا خیال تھا کہ اس کا نتیجہ محض بُرا ہوگا اور بعض سمجھتے تھے کہ اگرچہ شروع میں اسوجہہ سے نتیجہ اچھا معلوم نہ ہو کہ تمام ایلچیوں کو یہہ موقعہ ملا کہ اپنے ملک میں جا کر سنائیں کہ ہمارے دیوان و ہارو وعظ بڑے غور سے سُنے گئے لیکن آخر میں اچھا نتیجہ نکلیگا چنانچہ یہہ دوسرا خیال درست نکلا۔ ڈاکٹر بیروز صاحب وہی باتیں سنائینگے جو سیکڑوں دفعہ ہندوستان میں سنائی جا چکی ہیں لیکن اب لوگ ان باتوں پر زیادہ غور کرینگے اور زیادہ توجہہ سے سُنینگے۔ جو لوگ تعصب کے سبب سے ہمارے رسالے اور اخباروں کو نہیں پڑھتے وہ ڈاکٹر صاحب کے درس کو دل لگا کر پڑھینگے اور معلوم کرینگے کہ ولایت میں ہمارے مذاہب کے پھیلنے کی افواہ خود غرض ایلچیوں نے محض جھوٹی اور غلط اُڑائی تھی۔ حب الوطنی اور اپنے مذہب پر قایم رہنا جبتک کہ وہ جھوٹا اور غلط ثابت نہ ہو نہایت عمدہ باتیں ہیں لیکن اگر اس کا یہہ نتیجہ ہو کہ لوگ مسز اینی بیسنٹ جیسی خوشامد پسند اور مذکورالصدر شہرت پسند ایلچیوں کے شکار رہیں تو اس سے بدتر اور خراب کوئی بات ہو نہیں سکتی۔ سچا وطن دوست وہی شخص ہے کہ جو اپنے ہمسایوں اور دیگر اہل

نور افشاں

پادری اے۔ ایچ ویورنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

اسسٹنٹ ایڈیٹرز:
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم۔ ایل رلیارام صاحب بی۔ اے + پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے
پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب

مسیحیوں کو بیسویں صدی کی دعوت

اس دعوت کا زور ایک حقیقت پر مبنی ہے۔ وہ حقیقت یہہ ہے کہ ہم اب خداوند مسیح کے جنم دن کے اُنیس سو ویں برس کی سالگرہ تک آپہنچے ہیں۔ عیسوی سن کی اُنیسوئیں صدی خاتمہ پر ہے اور بیسویں صدی اس سال گذشتہ ۱۸۹۶ء کے کرسمس ڈے اور سال حال ۱۸۹۷ء کی فروری سے اپریل تک کے لگ بھگ شروع ہوگی کیونکہ علماء و فضلاء نے عمیق تحقیق و تدقیق اور درست حساب کے بعد اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس پر سب متفق الرائے ہیں کہ خداوند یسوع شہر روم کی تعمیر کے بعد ۷۵۴ سن کے کرسمس ڈے میں پیدا نہیں ہوئے۔ ہمارے حساب میں یہہ غلطی دائونی سیئس (Dionysius) نے داخل کی اور اس غلط حساب کو رومی کلیسیائے منظور کر کے مروج کر دیا بلکہ اغلب ہے کہ ۵ق م یا ۴ق م میں مبارک جنم لیا۔ گمان غالب ہے کہ ۵ق م میں خداوند کا تولد ہوا اور وہ بھی موسم بہار میں جو تدقیق کے نزدیک درست معلوم ہوتا ہے۔ یہہ نتیجہ اور یہہ پختہ رائے خصوصاً اس بے بحث حقیقت پر مبنی ہے کہ ہیرودیس اعظم جس کی حکومت میں خداوند کا مبارک جنم ہوا ہمارے سن کے آغاز سے چار برس پیشتر فوت ہوا یا یوں کہیں کہ صحیح حساب کے بموجب عیسوی سن کے چوتھے سال میں۔ اس حقیقت کے وقوع کو آیندہ ایسٹر Easter کے ایام میں ۱۹۰۰ سو سال ہو جاوینگے۔

لہذا خداوند مسیح کے جنم دن کی اُنیس سو ویں سالگرہ چند سال بعید نہیں بلکہ عین ہمارے سر پر ہے یعنی ۱۸۹۶ء کے ختم یا سن ۱۸۹۷ کے آغاز ہی مہینوں سے بعید نہیں۔

چونکہ ہمارا خاص مطلب اور غرض عمل در آمد باتوں سے ہے ہم اس بحث کو مفصل اور پورے طور پر پیش نہیں کر سکتے۔ لہذا عرض کرتے ہیں کہ۔

یہہ دعوت حکماً اور فرضاً دی جاتی ہے۔

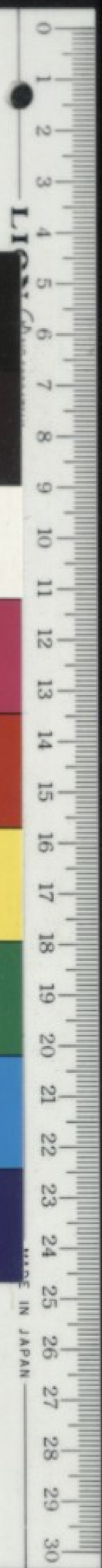
یہہ سادہ حقیقت کہ اب ہم بیسویں صدی کے در پر ہیں کافی ترغیب ہے کہ تمام مسیحی لوگ بیدار ہو جاویں کہ اپنے فرایض ادا کریں۔ ہم منت کرتے ہیں کہ ہمارے مسیحی بھائی بیسویں صدی کی خبر کی بلند صدا کوشش کر کمربستہ ہوں اور اُنیسویں صدی کا آخری حملہ کریں کہ انجیل کی فتح ہو اور بیسویں صدی کے آغاز میں خداوند کا دلی مطلب بر آوے۔ بھائیو کلام اور زمانہ کے آثار سے نمایاں ہے کہ خداوند ہمکو دعوت دیتا ہے کہ ہم سعی و کوشش کریں کہ دُنیا انجیلی بشارت سے معمور ہو جاوے۔ ہم آپ کی خداوند کے نام سے منت کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل چند وجوہات پر غور اور دعا کے ساتھ فکر کریں اور اس دعوت کی آواز کے عامل ہوں۔

(اوّل) رسالتِ اعظم کے اِلفاظ "تم جاؤ" کے بولنے سے اب اُنیس سو برس گذر چکے ہیں کہ یہہ خداوند کے الفاظ ہیں اور یہہ بات اب تک سچ ہے کہ بنی آدم کا بڑا حصہ نجات سے بے بہرہ ہے۔ ایک پشت کی زندگی میں کروڑ ہا انجیلی زندگی سے محروم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ رسالت کے الفاظ "تم جاؤ" کی جوابدہی کلیسیا پر عموماً اور مبشروں پر خصوصاً بوجھ ڈال رہی ہے +

(دوم) یہہ ظاہر ہے کہ ہم اپنی نسل کی تواریخ کے ایسے نازک موقعہ پر آپہنچے ہیں کہ انجیلی عالمگیر بشارت اور فتح کے سوا کلیسیا اور دُنیا کو ہیبت ناک مصیبت سے اور کوئی ذریعہ رہائی نہیں دیسکتا۔ جن مخلتی۔ ملی۔ کفایت شعاری۔ مجلسی اور اخلاقی مشکلات کے حل کے درپے ہو کر دُنیا کے فلسفہ دان۔ منتظم صاحبان۔ اور محب الانسان نے عبث عرق ریزی کی ہے وہ سب انجیل سے فی زمانہ حل یافتہ ہو گئی ہیں۔ لہذا دعوتِ مذکورہ عنوان اُن سب صاحبان کو بلند آواز سے پکارتی ہے جن کے ہاتھ میں انجیل شریف ہے اور جو اُس کی اشرف تبدیل کُنندہ قدرت سے واقف ہیں کہ فوراً اُن وسایل کو انسان کی بہبودی اور بہتری کے لئے کام میں لاویں کہ اس آلہی ذریعہ کا خاصا ورجوہر ہمیشہ کارگر ہوتا ہے۔

(سیوم) خداوند مسیح طلب کرتا ہے کہ ہم دُنیا کو فی الفور بلا تاخیر بشارتِ انجیل سے معمور کر دیں۔ اُس کا حکم ہے کہ "تم تمام دُنیا میں جا کر ہر مخلوق کو انجیل کی بشارت دو" یہہ بہت ہی صاف حکم ہے۔ یہہ ہم سے تعلق رکھتا اور اب فی زمانہ تعلق رکھتا ہے کیونکہ یہہ حکم صیغہ حال میں ہے اور خدا نے اِن صدیوں میں اول مرتبہ تمام روک ٹوک کو دور کر دیا ہے کہ یکلخت دُنیا انجیلی بشارت سے معمور کی جاوے اور کلیسیا کو ہر ایک موقعہ اور ذریعہ عطا فرمایا ہے کہ اس ضروری کام کو سر انجام دیوے۔ تمام دُنیا رو بروئے جغرافیہ و علم طبعی اور انتظام سلطنت ہا انجیلی مبشروں کے لئے کھل گئی اور اُن کی انتظاری کر رہی ہے۔ کلیسیا کے پاس وسایل اور قاصد اور روح کا وعدہ موجود ہے اور اگر کلیسیا اپنے اِس اعظم کام اور رسالت کو پورا کرنے میں کوتاہی کرے تو خطرہ ہے کہ اُس کے ایمان کو اندھیرا اور اُس کی زندگی کو موت آپکڑیگی۔ خداوند مسیح اِنتظار میں ہے کہ دیکھے کہ کلیسیا اُس کے حکم کی شنوا ہوتی ہے یا نہیں۔ مناسب نہیں کہ اُس کے افسروں میں کوئی بھی ایسا پایا جاوے جو اپنی ذمہ واری سے بے پرواہ ہو کہ اِس دعوتِ اعظم کی پروانہ کرے بلکہ اِس کی ترقی میں سدِّ راہ ٹھہرے +

(چہارم) موجودہ انتظام اور ذریعے جن سے ساری دُنیا انجیلی بشارت سے معمور ہو سکتی ہے کہ نتیجتاً کامیابی اور خداوند مسیح کو فتح حاصل ہو سب کے سب طیار اور کار آمد ہیں اور اُن میں کوئی نقص نہیں۔ البتہ ایک بات کی سخت ضرورت ہے اور وہ یہہ ہے کہ روح اقدس اُن میں اپنی زندگی پھونکے اور اُن کو عمل کے لئے آمادہ کرے۔ ایسے ذریعے موجود ہیں کہ ہر قسم اور درجہ



کے لوگوں تک انجیل دخل حاصل کرسکتی ہے۔ چنانچہ بائبل اور ٹریکٹ سوسائٹی اور فارن مشنان تمام دنیا میں موجود ہیں۔ علاوہ ایں کے بہت ہیں جو خادم الدین نہیں ہیں مگر اس مبارک کام میں شریک ہیں مثلاً ینگ منز کرسچن ایسوسی ایشن۔ دی ینگ پیپلز سوسائٹیز فار کرسچن ایفرٹ۔ دی آرمیز اوف دی کراس۔

"Young Men's Christian Association" "The Young Peoples Societies for Christians Effort" - "The Armies of the Cross".

یہہ سب فتح کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ تمام دنیا کھلی اور دخل کے وسایل موجود حاصل ہیں۔ اگر یہہ وسایل روح سے متحرک نہ ہوں اور اپنے اعلیٰ مطلب کو پورا نہ کریں تو خوف ہے کہ یہہ سب ذریعے اور وسایل فقط بیجان اور نام کے ہو جائینگے اور مدد کے بجائے سدِّراہ اور برکت کے عوض لعنت ثابت ہونگے۔ لہذا خادمانِ دین کا اعلیٰ اور اعظم فرض ہے کہ بیدار ہوں اور آخری حملہ میں شریک ہوں۔ مذکورہ بالا دلایل نہایت مضبوط اور بے بحث ہیں لہذا ہم ہر ایک مسیحی سے سوال پوچھتے ہیں ✣

(۱) کیا آپ ابھی فوراً اس بھاری دعوت میں شریک ہونے کو طیار ہیں؟۔

(۲) کیا آپ ابھی فوراً اپنے آپ کو تصدق کرنے اور اس عظیم کام میں داخل ہونے کو طیار ہیں؟

(۳) کیا آپ ابھی فوراً خدا سے بڑی قدرت کے ساتھہ منت وسماجت کرنے کو طیار ہیں کہ وہ عالم بالا سے قادر روح کو نازل فرماوے۔

(۴) اب آپ کیا کرینگے؟

چند ایک مشورتی باتیں ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔

(۱) جہاں کہیں آپ ہیں آپ فوراً اس عظیم دعوت میں اپنکو شریک متصور کرکے بشارت کے کام میں مصروف ہو جاویں۔

(۲) آپ ان مسیحیوں کو جو آپ کے نزدیک ہوں اس دعوت میں شریک ہونے کی ترغیب دیں اور نزدیک کے گناہگاروں کی نجات کے لئے بہر مقدور سعی کریں ✣

(۳) آپ اس جماعت کو جس کے ساتھہ آپ کا تعلق ہو ترغیب دیں کہ وہ بھی اس دعوت میں شریک ہو جاوے ✣

(۴) آپ کسی دوسرے کی انتظاری نہ کریں بلکہ جو کچھہ آپ سے ہو سکتا ہے خود آپ اپنے ذمہ لیں اور اُس کو عمل میں لاویں ✣

بلاشبہہ یہہ کام بہت بھاری ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ پولوس رسول رومیوں کو لکھتا ہے کہ انجیل نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے۔ عہد عتیق میں خداوند فرماتا ہے کہ تم میرے انبارخانوں میں اپنی دہیکیاں لاؤ اور میرا امتحان کرو کہ آیا میں آسمان کی کھڑکیاں کھولکر تم پر برکت برساتا ہوں یا نہیں یہانتک کہ تمہارے پاس رکھنے کے واسطے جگہہ نہ ہوگی یہہ روح کا زمانہ ہے اور خدا پنتیکوست جیسی روح کی بارش دینے پر راضی اور طیار ہے بشرطیکہ ہم طیار ہوں کہ اپنے دلوں کو کھولیں۔ یہہ سب کچھہ خداوند کے جلال کے لئے ہے ✣

مُراسلات

اسرائیل کا خدا رحیم ہے

محمد کا نہیں

"اور داؤد نے سلیمان سے کہا اے میرے بیٹے میں جو ہوں سو میرے دل میں تھا کہ خداوند اپنے خدا کے نام کے لئے ایک گھر بناؤں۔ لیکن خداوند کا کلام اس مضمون کا مجھہ پر آیا کہ تو نے بہت سی خونریزی کی اور بڑی لڑائیاں لڑیں تجھے میرے نام کے لئے گھر بنانا نہ ہوگا کیونکہ تو نے زمین پر میرے آگے بہت لہو بہایا ہے۔ دیکھہ تجھہ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا۔ وہ صاحب صلح ہوگا اور میں اُسے اُس کی چاروں طرف کے سارے دشمنوں سے صلح دونگا۔ کہ سلیمان اُس کا نام ہوگا اور امان اور آرام میں اُس کے دنوں میں اسرائیل کو بخشونگا۔ وہی میرے نام کے لئے ایک گھر بناویگا۔ وہ میرا بیٹا ہوگا اور میں اُس کا باپ ہونگا۔ اور میں اسرائیل پر اُس کی سلطنت کا تخت ابد تک ثابت رکھونگا" ۱۔ تواریخ ۲۲ باب ۷ سے ۱۰ آیت تک ✱ ✣

فٹ نوٹ ✱ "خداوند رات کے وقت سلیمان کو خواب میں دکھائی دیا اور خدا نے کہا جو تو چاہے کہ میں تجھے دوں سو مانگ سلیمان نے عرض کی .... اے خداوند میرے خدا تو نے اپنے بندے کو میرے باپ داؤد کی جگہہ بادشاہ کیا اور میں ہنوز لڑکا ہوں اور باہر جانے اور بھیتر آنے کا طور میں نہیں جانتا اور تیرا بندہ تیرے لوگوں کے بیچ میں ہے جنہیں تو نے چن لیا ہے وے لوگ بہت اور بیشمار ہیں کہ کثرت کے باعث ان کا حساب نہیں ہو سکتا ہے۔ سو تو اپنے بندے کو ایسا سمجھنے والا دل عنایت کر کہ وہ تیرے لوگوں کی عدالت کرے تا کہ میں نیک اور بد میں امتیاز کروں کہ تیری ایسی بھاری گروہ کا انصاف کون کر سکتا ہے۔ اور یہہ بات خداوند کے آگے خوش آئی۔ کہ سلیمان نے یہہ چیز مانگی۔ اور اپنی عمر کی درازی نہ چاہی اور نہ اپنے لئے دولت کا سوال کیا اور نہ اپنے دشمنوں کی جان کی درخواست کی بلکہ اپنے لئے عقل مندی مانگی تاکہ عدالت میں خبردار ہو۔ سو دیکھہ کہ میں نے تیری باتوں کے مطابق عمل کیا" ۱ سلاطین ۳ باب ۵ آیت سے۔

محمد صاحب نے کہا اے روئے زمین کے لوگو اشت نمونہ خود کے شنو کہ میرے رحیم خدا نے میرے دشمنوں کے حق میں کیا کیا فرمایا ہے۔ ولید بن مغیرہ حلّاف جھوٹی قسمیں کھانے والا ہے مہین ذلیل ہے ہمّاز عیب کرنے والا ہے لوگوں کو مشّاء بنمیم چغل خور ہے مناع للخیر منع کرنے والا ہے بھلائی سے معتد ظلم کرنے والا اور حد سے گذر جانے والا ہے اثیم گنہگار ہے عُتُلّ بدو اور زنشت خو ہے گویا یہہ سب باتیں ولید کو خراب وخوار کرنے کے واسطے کافی نہ تھیں اور بعد ان عیبوں کے وہ ولدالزنا یعنے حرام کا نطفہ بھی ہے" (سورۃ ن او القلم ا رکوع)۔

وہ رحیم خدا - جس نے داؤد کو اجازت نہ دی کہ اُس کے نام کے لئے زمین پر پتھر اور لکڑی کا ایک گھر بناوے۔ کیونکہ داؤد نے خدا کے دشمن کا فرفلسطیوں کے خون کئے تھے - وہ رحیم خدا - جس نے یونہ نبی کو کہا تھا۔ "کیا مجھے لازم نہ تھا کہ میں اتنے بڑے شہر نینوہ پر جس میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں سے زیادہ ہیں جو اپنے دہنے بائیں ہاتھ کے درمیان امتیاز نہیں کرسکتے اور مواشی بھی بہت ہیں۔ شفقت نہ کروں" یونہ ۴ باب ۱۱ آیت جبکہ یونہ نبی چاہتا تھا کہ نینوہ کے لوگ خدا کے غضب سے برباد ہوجاویں وہ رحیم خدا جس نے شرط مقرر کی تھی - کہ اُس کے پاک نام کے لئے گھر ہی شخص بنائیگا جو صاحب صلح ہوگا - وہ رحیم خدا کیونکر اپنی رحمت کے برخلاف محمد صاحب اور محمدیوں کو حکم دے سکتا تھا کہ میرے نام کے لئے مکہ میں ایک خانہ کعبہ بناؤ جس حال میں کہ اُنھوں نے روئے زمین پر آدمیوں کے خون کے دریا بہا دیئے - اور نہ محمد صاحب نہ عمر نہ علی نہ حسن حسین اور نہ دیگر محمدی صاحبان صاحب صلح ہوئے ۞

جب میں نے یہہ بات ایک محمدی مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کی تو اُنھوں نے جواب دیا کہ گنہگار کو سزا دینا ظلم نہیں انصاف ہے اگر محمد صاحب اور محمدیوں نے کافروں کو مارا اور اُن کا مال لوٹ لیا تو یہہ کچھ بیجا نہیں کیا خدا کے عدل کو پورا کیا - میں نے عرض کی جناب من جب کسی رحیم بادشاہ نے اپنی رعیت کے ساتھ محبت کرنی ہوتی ہے تو بھوکھوں کو روٹی اور ننگوں کو کپڑا اور یتیموں اور بیواؤں کی خدمت اپنے بیٹے کے ہاتھ سے کرواتا ہے لیکن جب کسی مجرم کو بید پڑوانے ہوتے یا پھانسی دلانا ہوتا ہے تو جو شے جلاد کے ہاتھ سے دلواتا ہے - اب آپ ہی انصاف فرمائے کہ بیوائیں اور یتیم غریب مسکین بادشاہ کے بیٹے کو کس نظر سے دیکھیں گے - اور مجرم لوگ جلاد کو کس نظر سے -

قرآن کی ان آیات نے - فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ پس پکڑو اُن کو اور مار ڈالو اُن کو جہاں پاؤ اُن کو (سورۃ النساء ۱۲ رکوع) اور وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ط - اور مارو اُن کو یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ اور ہو جاوے دین واسطے اللہ کے (البقرۃ - رکوع ۲۴) محمد صاحب اور محمدیوں سے بہت ہی بہت سخت ظلم غیر دین والوں پر کروائے ہیں - ممکن نہیں کہ جن کے عزیز رشتہ داروں کی گردنیں اُن کی آنکھوں کے سامنے کاٹی گئیں - اور جن کے گھر بار لوٹے گئے اور اُن سے جبراً کلمۂ محمدی پڑھوایا گیا کسی طرح سے محمد اور اُس کے خدا کی طرف محبت کی آنکھوں سے دیکھ سکیں یا کعبہ میں جا کر صدق دل سے محمد صاحب کے خدا سے اپنی بھلائی کے واسطے کوئی دعا مانگ سکیں ایسوں سے محمد صاحب کے خدا کی شکایت بالکل بجا ہے -

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ط اور جب کھڑے ہوتے ہیں طرف نماز کے کھڑے ہوتے ہیں کاہلی سے - دکھلاتے ہیں لوگوں کو - اور نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا دھگدھگی میں ہیں درمیان اس کے - نہ طرف اِن کے اور نہ طرف اُن کے - (النساء ۲۱ رکوع)

"خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو وے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے - کیونکہ خدا نے اپنے بیٹے کو جہان میں اس لئے نہیں بھیجا کہ جہان پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ جہان اُس کے سبب نجات پاوے" (یوحنا کی انجیل ۳ باب ۱۶ و ۱۷ آیت)

"خداوند کی روح مجھ پر ہے اُس نے اِس لئے مجھے مسح کیا کہ غریبوں کو خوشخبری دوں - مجھکو بھیجا کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں - قیدیوں کو چھوٹنے اور اندھوں کو دیکھنے کی خبر سناؤں اور جو بیڑیوں سے گھایل ہیں اُنہیں چھڑاؤں اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کروں" (لوقا ۴ باب ۱۸ و ۱۹ آیت)

"یسوع نے جواب دیا کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہیں اگر میری بادشاہت اس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر لڑائی کرتے" (یوحنا ۱۸ باب ۳۶ آیت)

"تب یسوع نے اُس سے کہا اپنی تلوار میان میں کر کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں تلوار ہی سے مارے جائینگے" (متی ۲۶ باب ۵۲ آیت ✚

اے ہمارے پیارے محمدی بھائیو ہم آپکی منت کرتے ہیں کہ اِس دُنیا کے بادشاہ محمد کی پیروی چھوڑ دو اور تلوار کو توڑ کر دور پھینکو - اور آسمان کے بادشاہ صلح اور سلامتی کے مالک مسیح کے پاس آؤ - سنو وہ کیسی میٹھی آواز سے آپکو بلاتا ہے "اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا - میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤگے - کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہے" (متی ۱۱ باب ۲۸ سے ۳۰ آیت تک) "مبارک وے جو صلح کرنے والے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلاوینگے" (متی ۵ باب ۹ آیت) "دیکھو کیسی محبت باپ نے ہم سے کی کہ ہم خدا کے فرزند کہلاویں" (۱ یوحنا ۳ باب ۱ آیت)

راقم

ب صالح

بقیہ فٹ نوٹ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ (سورۃ اللہب الخ) ٹوٹ جاویں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ آپ مرجاوے - نہ دفع کریگا اُس سے اِس بددعا کی تاثیر کو اور اِس پھٹکار کو اُس کا مال اور جو اُس نے کمائی کی شتاب داخل ہوگا آگ شعلے والی یعنے دوزخ میں - اور جورو اُسکی جہنم کا ایندھن اُٹھانے والی - اور بیچ گردن اُس کی کے پوست کھجور کی رسی یعنے دوزخ کا زنجیر"

ابی لہب نے دونوں ہاتھ سے پتھر اُٹھا کر محمد صاحب کو مارا تھا اور اُس کی بیوی محمد صاحب کے راہ میں کانٹے ڈالتی تھی ۞

عمانوایل

پاک نوشتوں میں جو نام ہمارے خداوند کو دیے گئے ہیں وہ الہامی خبر کا ضروری حصہ ہیں کہ جو دُنیا کو دی جاتی ہے۔ ان ناموں سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کون اور کیا ہے؟ اور کس غرض سے دُنیا میں آیا؟ اُس کی زندگی کے احوال سے ان ناموں کی عظمت قائم ہوتی ہے کیونکہ ان ناموں سے بنی آدم کے درمیان اُسکی ہستی اور اُس کے مشن کی خودبخود تشریح ہو جاتی ہے۔ عمانوایل کا نام اُس کے دُنیا پر ظاہر ہونے سے سات سو برس پہلے دیا گیا تھا اور اس سے نجات دہندہ کی نسبت زیادہ جاننے کے لئے بہت ہی عمدہ مدد ملتی ہے۔ "خدا ہمارے ساتھ" یہہ اُس کے معنے ہیں۔ اس کا مطلب صرف یہی نہیں ہے کہ "خدا نیچر میں ہے" بلکہ اس سے بڑھکر۔ یہہ ایک قدیم خیال ہے جو نئے میدان میں بڑھایا اور پھیلایا گیا ہے غیر قوموں کے قدیم مذاہب خدا کے نیچر میں ہونے کے خیال سے پر ہیں ان کی ہمیشہ یہہ خاصیت رہی ہے کہ آیا خدا بہت ہیں یا چند لیکن "خدا نیچر میں ہے" اور "خدا ہمارے ساتھ ہے" یہہ دونوں باتیں ایک دوسری سے بہت مختلف ہیں۔ پہلی نیچرلسٹک یعنے مادی ہے اور دوسری سپرچوال یعنے روحانی۔ پہلی بات سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا نیچر کی طاقتوں میں کام کرتا اور رہتا ہے۔ وہ سب چیزوں کے نزدیک یعنی سب آدمیوں کے نزدیک ہے لیکن دیگر مخلوقات سے بڑھکر انسان کے نزدیک نہیں ہے اگرچہ انسان اپنی اعلیٰ عقلی خوبی کے باعث نیچر میں خدا کو پہچان سکتا ہے جس سے دیگر مخلوق محروم ہیں مگر تو بھی وہ اور مخلوقات سے زیادہ خدا کے نزدیک نہیں ہو سکتا لیکن یہہ ہمارے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ "خدا نیچر میں ہے" کا خیال انسان کی ساری روحانی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ اس خیال میں عمومیت پائی جاتی ہے مگر شخصیت نہیں پائی جاتی ہے "خدا نیچر میں ہے" سب کے لئے ہے مگر اس میں شخصی طور سے میرے لئے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ سب خلقت کا ایک جزو ہوں۔ اس سے زیادہ یہہ خیال ہماری ہستی کی سب سے بڑی حاجتوں کی سیری کرنے کے قابل نہیں ہے۔ دل کی آزمائشیں۔ گناہ۔ غم۔ ڈر اور تمام روحانی حاجتیں انسان کو اس سے بڑھکر کسی اور چیز کے لئے خواہشمند کرتی ہیں جب کہ انسان کی روح غم اور مایوسی سے بھر جاتی ہے یا کسی کی مدد یا صلاح کی محتاج ہوتی ہے تو اُس وقت یہہ یاد کرنا کافی نہیں ہے کہ خالق اپنے سورج کو نیکوں اور بدوں پر اوگاتا ہے اور تمام خلقت اُس کی طاقت سے سنبھالی جاتی ہے۔ اس میں بے شک دلتشفی کچھ تسلی تو ضرور ہے مگر وہ کافی نہیں ہے۔ ایک شخص کو جو بیابان میں بھوکھ کے باعث تکلیف اُٹھاتا ہو اس بات کے جاننے سے بہت کم مدد ملتی ہے کہ دُنیا میں کافی خوراک موجود ہے اور وہ جس کی روح بھوکھ سے مر رہی ہے اس کو ٹھٹھہ سمجھتا ہے جب اُس کو کہا جاتا ہے کہ تم اس بات سے تسلی حاصل کرو کہ "خدا نیچر میں ہے" +

تاہم صاف ظاہر ہے کہ خدا کا منشا یہہ ہے کہ وہ اپنی تمام خلقت کی کہ جس کو اُس نے پیدا کیا ہے حاجتوں کے رفع ہونے کا سامان مہیا کرے۔ اس دنیا میں پہنے کا بھی قانون ہے۔ اس لئے سورج۔ ہوا۔ پانی اور خوراک وغیرہ پیدا کی گئی اور موجود ہے۔ نیچر میں ہر ایک ہستی اور ہر ایک چیز جو بنائی گئی ہے اسی قانون سے علاقہ رکھتی ہے۔ جب ہم خیال کرتے ہیں کہ کس قدر مختلف سامان خدا نے اپنی خلقت کے لئے پیدا کئے ہیں تو ہم جان سکتے ہیں کہ مخلوقات کی کیا کیا ضروریات ہیں۔ جب عمانوایل یعنے "خدا ہمارے ساتھ" انسان کے لئے خدا کی طرف سے مہیا کیا گیا ہے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انسان کی ایسی روحانی ضرورتیں بھی ہیں کہ جو صرف عمانوایل سے پوری کی جاسکتی ہیں۔ خواہ ہمیں اُس کی بابت شُنا ہو یا نہ خواہ ہمکو اُس کی ضرورت محسوس ہو یا نہ ہو لیکن یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ خدا نے عمانوایل کو دیا ہے چونکہ وہ دیا گیا ہے اس واسطے نہایت ضروری ہے کہ ہم اس کا اقرار کریں کہ ہمکو اُس کی ضرورت ہے۔ ایسی ضرورت ہماری انسانی میراث کا حصہ ہے اور ہمارے اعلیٰ درجے کے مخلوق ہونے کا نتیجہ ہے۔ حیوان کی ضرورتیں نباتات سے بڑھکر ہیں اور انسانوں کی ضرورتیں حیوانوں سے بڑی ہیں۔ جس قدر انسان تہذیب میں ترقی کرتا جاتا ہے اُسی قدر اُس کی ضرورتیں بھی بڑھتی جاتی ہیں۔ پڑھے لکھے آدمی کی ضروریات اُس انسان سے جو پڑھ نہیں سکتا بڑی ہیں ہر ایک قدم جو آگے کی طرف بڑھایا جاتا ہے انسان کی ضرورتوں کو بڑھاتا جاتا ہے اسیطرح اس لفظ "عمانوایل" سے ہم سیکھتے ہیں کہ مخلوقات میں انسان کا کیسا اعلیٰ درجہ ہے اور اُس کی روحانی ضروریات کا سلسلہ کیسا لامحدود ہے۔ ہمکو عمانوایل اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم کو اُس کی ضرورت ہے جیسا کہ بزرگ آگسٹین فرماتا ہے "تو نے ہمکو اپنے لئے بنایا ہے اور ہمارے دل جب تک کہ تجھ میں آرام نہ پاویں بے قرار رہتے ہیں" خدا کے ساتھ صحبت اور دوستانہ تعلق جو لفظ عمانوایل میں پایا جاتا ہے انسان کے دل کے لئے ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ہوا اور خوراک انسانی جسم کے لئے۔ عمانوایل آسمان کی طرف سے انسان کی روحانی خوراک کے لئے پکارنے کا جواب ہے اگر ہم اس بات کو جان لیویں کہ وہ کیسی بڑی اور ضروری حاجت ہے تو ہم لفظ عمانوایل کی اونچائی۔ گہرائی۔ لمبائی اور چوڑائی کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں اور ہم یہہ بھی جان لیں گے کہ غیرفانی روح کی بھوکھ کی سیری کرنے کے لئے اُس کی کیسی بڑی ضرورت ہے +

عمانوایل سے ہمکو انسان کی قابلیت کا اندازہ کرنے میں بھی مدد ملتی ہے جب ہم پوچھتے ہیں کہ "انسان کیا ہے" تو ہم بہت سے ایک دوسرے کے متضاد جوابات سے گھبرا جاتے اور مایوس ہوتے ہیں۔ ایک قدیم یونانی فیلسوف نے کہا کہ "انسان بے پر دوپایہ ہے" مسز بیسنٹ کہتی ہے کہ انسان اس قسم کا جیو ہے کہ جس کے اسقدر جسم ہیں کہ جسقدر پیاز کے چھلکے ہوتے ہیں حقیقت یہہ ہے کہ اُس کی تعریف کرنا یا اُس کا اندازہ لگانا آسان نہیں ہے۔ جسم کے لحاظ سے وہ محض مخلوقات کی نسبت چھوٹا ہے۔ ذہنی خوبیوں اور کامیابیوں کا لحاظ کر کے ہم کسیقدر اُس کی طاقتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں لیکن اس سے ہم انسان کے پورے قد کا اندازہ نہیں کر سکتے جب ہم کسی انجن ڈرایور کو دیکھتے ہیں کہ وہ ٹرین میں بیٹھے ہوئے مسافروں کی جانوں کو بچانے کے لئے انجن پر اپنی جان کو قربان کر دیتا ہے تو ہم جانتے ہیں کہ وہ جذبہ کہ جس نے

اُس کو ایسا کام کرنے کے لئے تیار کیا یا وہ جواب جو ہمارے دلوں میں اُس کی نسبت پیدا ہوتا ہے ہم کو اُس نتیجے پر پہنچا دیتے ہیں کہ انسان انسانی عقل سے برتر ہے اور جب ہم اس قسم کی باتوں کی بابت جو اپنی حدود سے گذر جاتی ہیں سوچنے لگتے ہیں تو ہم معلوم کرتے ہیں کہ لفظ "عمانوایل" اُن سوالوں کا جو ہمارے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں سب سے بہتر اور تسلی بخش جواب ہے۔ وہ رشتہ جو یسوع مسیح اور اُس کے شاگردوں کے درمیان قایم تھا انسانی طاقتوں کے اندازہ کرنے کا بہت ہی یقینی پیمانہ ہے اُس کی ذات کا ایک حصہ بے شک و شبہ اُس کی طاقتوں سے بڑھکر تھا۔ وہ اُس کے ساتھ اُس کی جلالی صورت کی تبدیلی میں شریک نہیں ہو سکتے تھے وہ اُس طاقت اور زور کو حاصل نہ کر سکتے تھے کہ جس سے اُس نے لہروں کو چپ کرایا اور مُردوں کو قبر سے اُٹھایا گتسمنی کی جانکنی اُن کی سمجھ سے باہر تھی وہ اُس کے ساتھ ایسی باتوں کے حصہ دار نہیں ہو سکتے تھے اُن اعلیٰ تجربوں میں وہ اکیلا ہی تھا لیکن اُس کی بہت سی زندگی میں وہ اُس کے شریک تھے وہ اُس کی نیتوں کو پہچان سکتے تھے وہ اُس کی تعریف کر سکتے اور اُس کو پیار کر سکتے تھے۔ اُنہوں نے اُس کو کامل طور سے نہیں جانا کیونکہ وہ اُن سے بہت بڑھکر تھا لیکن تو بھی اُنہوں نے اُس کو اچھی طرح سے جان لیا۔ اُن کی بڑی خوشی اُس کی صحبت میں ہی ہوتی تھی۔ وہ اُس کے ساتھی ہونے۔ اُس کی تعلیم کو حاصل کرنے اور دنیا میں اُس کے نائب ہونے کے لایق تھے اب سے ہمارا جواب اس سوال کی نسبت کہ آدمی کیا ہے "یہی ہونا چاہئے۔ انسان ایک ایسا جیو ہے جو خدا کے بیٹے کے ساتھ نزدیکی تعلق اور ہمدردی سے پُر رفاقت رکھنے کے قابل ہے انسان ایک ایسا جیو ہے جو اپنے بنانے والے کے ساتھ روحانی وصل رکھنے کے قابل ہے انسان ایک ایسا جیو ہے جو ایسے عجب طور سے بنا ہے کہ خدا اُس کے ساتھ رہ سکے +

یہہ لفظ عمانوایل انسان کی ضروریات اور اُس کی کاملیت کا کامل پیمانہ اور نیز انسان کیلئے سب سے اعلیٰ ترقی کا وسیلہ ہے۔ نہ صرف یہہ کہ خدا ہمارا مالک ہوکے ہم پر حکومت کرتا۔ ہماری عدالت کرتا ہم کو سزا دیتا اور ہماری جسمانی ضروریات کو مہیا کرتا ہے بلکہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور تا ہم خدا بھی رہتا ہے۔ اگر ہم سے پوچھا جاوے کہ انسان کی ترقی کا سب سے عمدہ موقعہ جو زمین پر اُس کے مناسب حال ہو سکتا ہے کیا ہے؟ تو ہم کو اِس کا جواب دینا کیسا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ہم اُس کا عمدہ جواب اپنی عقل سے نہیں دے سکتے تو ہم کو لاچار اُس نتیجے پر پہنچنا پڑتا ہے کہ سب سے عمدہ ترقی کا موقعہ جو کسی فانی انسان کو اس دنیا پر حاصل ہو سکتا ہے یہی ہے جو لفظ عمانوایل سے ظاہر ہے یہہ ایک ایسی بات ہے کہ جو ہماری موجودہ حالت کے نقصانوں۔ حدوں اور سزاؤں کی کمی کو پورا کر دیتی ہے۔ یہہ ایک ندی ہے جو لق و دق جنگل کو سرسبز باغ بنا دیتی ہے۔ یہہ گرم سورج ہے جو شمالی ویرانی کو خط سرطان کی سبزی سے بدلدیتا ہے۔ یہہ تمام نقصانات تمام ناقابلیتوں اور حدوں کے لئے بڑا اسعاد و عصر ہے۔ الغرض انسان کی ضرورتوں اور قابلیت کی نسبت جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے اُس کا لحاظ کر کے ہم خیال کرتے ہیں کہ عمانوایل ہی آدمی کی زندگی کیلئے سب سے بہتر ترقی کا باعث ہے +

اِس سے کسی ایسے بڑے زبردست کے ساتھ گہرا اور زندگی کا میل مراد ہے جو ہماری تمام ہستی پر حکومت کرنے کے لئے کافی طاقتور ہے اور ہر ایک حاجت کے موقع پر اچھی صلاح دینے کیلئے کافی دانا ہے اور ہر ایک غم میں کامل تسلی دینے کے لئے کافی ہمدرد ہے اور ہم میں ہر ایک اچھے کام کے لئے جوش پیدا کرنے کے لئے کافی نیک اور پر جوش ہے اور ایسا کامل ہے کہ ہمارے دلوں کی کامل فرمانبرداری مانگتا ہے اور ایسا پیارا ہے کہ ہمارے دلوں کی تمام خواہشیں بے روک محبت اور وفاداری کی طرف کھنچی جاتی ہیں۔ یہہ ایک ایسی رفاقت ہے کہ جو بلا کسی طرح کی زیادتی یا غلطی یا نقصان کے خوف کے ہماری سب سے اچھی طاقتوں کے استعمال کا کامل موقعہ دیتی ہے یہہ ترقی کا سنہری دروازہ ہے جو چوپٹ کھولا ہوا ہے۔ جب تک کہ لفظ عمانوایل انسان کے لئے موجودہ روحانی حقوق اور موقعوں کو ظاہر کرتا ہے تب تک دنیا کے گناہوں سے رہائی حاصل کرنے یا ہمارے درمیان خدا کی بادشاہت کے آنے کی انتظاری کرنے میں شک کرنا بڑی بھاری گمراہی ہے +

ترجمہ از وٹیس

بقیہ

آفتاب صداقت طالع ہوگا اور اُسکی کرنوں میں شفا ہوگی

اور یہہ میرے مجھ جیسے بیچارے گنہگار کے واسطے ہے میں اُس پر ایمان لا سکتا ہوں میں ایمان لاتا ہوں اور اُسی رات سے میری کا باپ ایک خوشحال اور مفید عیسائی ہو گیا وہ آیتیں جو میری نے بائبل میں سے پڑھی تھیں وہ تو آفتاب صداقت کے کرنوں کی مانند تھیں جنہوں نے بیچارے آدمی کی روح کو شفا بخشا۔ سورج کی بڑی صحت بخش قوت ہے اور اس طرح سے یسوع آفتاب کی مانند ہے +

تیسری بات کہ آفتاب کی تسلی آور طاقت ہے اور اُسی جہہ سے بھی یسوع مسیح اُس کے مشابہہ ہے +

سلیمان کہتا ہے یقیناً نور پیارا ہے اور آفتاب کو دیکھنا خوشنما بات ہے (واعظ ۲ باب آیت ۷) اگرچہ ہم جو آفتاب کو ہر روز دیکھتے ہمکو اُس کی قدر معلوم نہیں ہوتی ہے ہم کہہ نہیں سکتے کہ اُس کی خوشنما روشنی سے اور اُس کی روشن کرنوں سے کیا کیا برکت و آرام ہمکو ملتے ہیں۔ اگر ہم چند عرصہ تک سورج کی روشنی و اُسکی دمک بغیر رہ سکتے اور پھر اُس کی کرنوں کو دیکھکر سمجھ لیتے کہ کیا تسلی کی قوت سورج سے ہے +

تم جانتے ہو کہ شمالی ملکوں میں شمالی قطب کے متصل جہاں ہر سال چھہ مہینے رات بڑی ہوتی اور جہاں آفتاب ہرگز دکھائی نہیں دیتا ہے وہاں چند برس گذرے ہیں کہ بہادر نیا ملک تلاش کرنیوالے (Lorrero) ڈاکٹر کین صاحب نے دو موسم سرما کاٹے۔ وہ اپنی چھوٹی بہادر گروہ کو ساتھ لئے کہ کسی بات کے دریافت کرنیکی اُمید میں۔ جان فرنکلن صاحب کے حال



کی اورشریف گروہ کی بابت جو چند برس پیشتر ہلاک ہو چکے تھے گیا۔ بھلا اگر ہم چھ مہینے آفتاب دیکھے بغیر رہتے جیسا ڈاکٹر موصوف رہے تھے تو ہم سمجھ جاتے کہ سورج کا دیکھنا کیا ہی تسلی کی بات ہے میں ابھی ڈاکٹر موصوف کی کتاب اُن کے خیالوں و کلاموں کو سورج کے دیکھنے کے واسطے بڑی تاریک راتوں کے بعد جاننے کے لئے پڑھ رہا ہوں +

اول موقعہ پر چھ تاریک مہینوں کے ختم ہونے کے بعد جب ڈاکٹر موصوف نے جانا کہ آفتاب پھر طلوع ہو رہا ہے تو وہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر اُس کی واپسی کرنوں کے اول نظارہ کو دیکھنے کے لئے چڑھے تب ڈاکٹر موصوف کہتے ہیں کہ میں آفتاب کی روشنی کے قریب ہی آگیا مجھے معلوم ہوتا تھا کہ گویا میں عطر پانی میں نہاتا تھا۔ کولن واٹر و گلاب کے پانی سے غسل کرنے کی بابت غور کرو وہ تو درست طور سے ڈاکٹر موصوف نے معلوم کیا جس وقت ڈاکٹر موصوف نے اول آفتاب کی چمک و دمک کا افشا کیا تھا جنہوں نے اتنی مدت سے سورج کو نہ دیکھا تھا +

دوسرے سال بہت عرصہ موسم سرما کے بعد جب ڈاکٹر موصوف نے پھر سورج کو دیکھا تو ڈاکٹر موصوف اپنی خوشی کی خواہش سے ان باتوں کے ساتھ بول اُٹھے عظیم بانی روشنی کا مبارک ہو میں نے آج پھر آفتاب دیکھا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے آفتاب کو دیکھکر کہا کہ مجھے دن عبادت اور اتوار سا معلوم ہوا۔ ڈاکٹر موصوف کی بابت غور کرو جو تنہا پہاڑ کی چوٹی پر جسکے چہار طرف یخ و برف تھے کھڑا ہو کر سورج کو تاکتا ہوا ہو۔ ڈاکٹر موصوف اُسوقت اپنے دل میں سورج کی کیسی بڑی تسلی کو معلوم کرتے تھے +

چند برس گذرے ہیں کہ ملک اسکاٹلینڈ Scotland کے کسی شہر میں ایک نیک پادری صاحب غریبوں کے درمیان کام کرتے تھے وہ ایک دن کسی جھونپڑی میں تشریف لے گئے جہاں وہ ایک کھڑکی میں چار آئینے چھوٹے چھوٹے لگے دیکھے ہیں اور جھونپڑی دُھندھلی روشنی سے روشن ہوئی۔ اُس میں بہت تھوڑا اسباب تھا گو ہر ایک چیز صاف و ستھری تھی۔ ایک بوڑھی غریب عیسائی عورت اُس غریب خانہ میں رہتی تھی اور سوائے تندرستی کے وہ بڑی کمزور اور تقریباً اندھی تھی۔ پادری صاحب نے اُس کو انگیٹھی کے پاس بیٹھے دیکھا پادری صاحب اُس کے پاس جا بیٹھے اور گفتگو کرنے لگے اُنہوں نے دیکھا کہ اگرچہ وہ یہاں اکیلی زیادہ مفلسی اور دکھ میں رہتی ہے تاہم وہ خوش ہے اسلئے پادری صاحب نے اُس سے پوچھا کہ تم کس طرح سے اپنے مصیبتی دنوں کو بالکل تنہائی میں بسر کرتی ہو؟ +

اُس نے جواب دیا میں اکیلی نہیں کیونکہ یسوع میرے ساتھ ہے اور اُس کی بابت سوچنے سے وقت خوشنمائی کے ساتھ گذر جاتا ہے۔ میرے ہمسائے مہربان ہیں جب وہ مدد دینے کے لئے اندر آتے ہیں میں اُن کے ساتھ یسوع کی بابت گفتگو کرنا پسند کرتی ہوں لیکن دن کا ایک گھنٹہ میرے لئے نہایت خوشنما ہے۔ اُس نے کمرہ کی ترچھی طرف اشارہ کر کے پادری صاحب سے کہا کیا تم اُس چھوٹی کھڑکی کو دیکھتے ہو۔ ہر ایک دن قریب ایک گھنٹہ جب دن صاف ہو وہاں دھوپ آتی ہے تب میں اپنی بڑی چھاپے کی بائبل لے کر آفتاب کی روشنی میں بیٹھتی ہوں جہاں میں بخوبی طور سے دیکھکر پڑھ سکتی ہوں۔ او صاحب وہ ایک مبارک گھنٹہ میرے واسطے ہے +

آفتاب کی کیا ہی طاقت اُس غریب عورت کو تسلی تھی اور جب اُس کی چمکدار روشنی چھوٹی کھڑکی میں چمکتی تھی تو معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہو کر اپنے سُنہلے پنکھوں یا بازوں سے برکتیں برساتا ہے اور او ہو کتنے غریب مخلوق ایسی زمین پر ہیں جو اُس کی مبارک روشنی اپنے اوپر پڑتی دیکھکر معلوم کرتے ہیں کہ اسکو بڑی تسلی دینے کی قوت ہے +

اور اسی طرح ٹھیک یسوع آفتاب کے مشابہ ہے۔ جب ہم یسوع کو پیار کرنا سننا پڑھنا اور اُس کی بابت سوچنا اور سیکھنا پسند کرتے ہیں تو روح پر ویسی تاثیر جیسا جسم پر روح کی روشنی سے ہوتی ہے۔ آفتاب میں خوشی بخشنے یا تسلی دینے کی طاقت ہیں نہیں ایک یا دو تذکروں کا طور سناؤنگا جن میں یسوع کی یہہ دونوں صفتیں موجود ہیں + مترجم ای مارکس

بقیہ

بائبل شریف۔

اُسکی

شہادات خصوصیات و تاثیرات

خصوصیات بائبل شریف +

پہلی خاصیت جسکا میں ذکر کرونگا میرے نزدیک زیادہ تر کلام اللہ کی حقیقت عملی یعنی اس کی تاریخی بناوٹ کو ثابت کرتی ہے۔ کتاب مقدس کا ایک مضمون مذہب ہے۔ لیکن اس جلد میں مذہبی درس شامل نہیں ہے۔ اس میں ایک سلسلہ واقعات کا سن ابتدائے پیدایش انسان فضل خدا اُس کی بربادی اُس کے فی الفور نتایج کل بنی آدم کا طوفان سے ہلاک ہونا بجز نوح اور اُس کے خاندان کے۔ ابراہیم کی بلاہٹ اور اُس کی نسل یعنی اسرائیلیوں کا ملک کنعان میں بسنا اور خدا کے طرح طرح کے معاملات جو اس قوم کے ساتھ بطور انصاف و رحم کے ایک ہزار برس تک پہلے تھیں۔ ظاہر ہوئیں۔ بیان ہے۔ پھر بعد چار سو برس کے جس کا تاریخ میں کوئی ذکر نہیں ہے اور پھر خداوند یسوع مسیح کی پیدایش اُس کی موت اُس کا جی اُٹھنا اور اُس کے صعود کا بیان ہے۔ بعد اس کے رسولوں اور ساتھیوں کی تکلیف محنت اور کامیابی کا ذکر ہے اُس کی کل تعلیمات اور احکام اُس کے کل وعدے اور دھمکیاں اور اُس کے کل اعلیٰ درجہ کی رویات اور پیشین گوئیاں اُس کے تاریخی بیانات میں خلط ملط ہیں۔ سوائے امثال کی کتاب اور غزل الغزلات کے پرانے عہدنامہ میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کی تاریخی بنیاد اور تعلق نہو۔ یسعیاہ۔ یرمیاہ اور دیگر قدیمی انبیا خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کے پاس بطور قاصد بھیجے گئے۔ زبور میں اسرائیلیوں کی جدا جدا حالات قومی اور شخصی زندگی کا اظہار ہے واعظ کی کتاب میں اُن دانا سے دانا بادشاہوں کا تجربہ مذکور ہے اسی طرح نئے عہدنامہ کے نوشتے علاوہ ان کے جو صرف سچا تواریخی ہیں بجز یوحنا کی مکاشفات کے ان

خطوط سے مشتمل ہیں جو موجودہ وقت کی کلیسیاؤں کو لکھے گئے۔ مکاشفات کی کتاب صرف مغیبرانہ تواریخی واقعات جو کلیسیا پر گذرنے والے ہیں بتاتی ہے کلام اللہ کی اِس عجیب و غریب بناوٹ کی وجہ سے ہم اُسے الٰہی دانائی کا سبق سیکھتے ہیں تا بید لچسپ رواجی صورت پر جو اکثر رسالوں میں پایا جاتا ہے بلکہ نہایت ہی سیدھے سادھے طور پر۔ تاکہ ناخواندہ بھی بآسانی سمجھ سکے اور اُس کے دل پر نقش ہو جاوے +

(۲) دوسری بات جو قابل غور ہے وہ اُس کی بتدریج بڑھتی ہے پیدائش اور اُس کے بعد کی چار کتابیں جو موسیٰ نے لکھیں ڈیڑھ ہزار برس قبل مسیح کے لکھی گئیں رفتہ رفتہ اُن کے ساتھ اور دیگر تواریخی کتابیں زبور سلیمان اور نبیوں کی تحریرات شامل کی گئیں ایوب کی کتاب کی تاریخ ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہے لیکن یہہ گمان ہے کہ وہ موسیٰ کے عہد کی ہے۔ یہہ ممکن ہے۔ اور شاید قرین القیاس ہے کہ موسیٰ نے اپنی تاریخ کے ابتدائی حصوں کے مضمونوں کو بہت قدیمی تحریرات سے نقل کیا اور تعجب نہیں کہ کل پیدائش کی کتاب ایسی تحریرات سے مرتب ہوئی ہو۔ بیان مذکور کے ذکر کرنے سے میری غرض یہہ ہے کہ یہہ بتایا جائے کہ پیدائش بائبل کی کتابوں میں سے وہ کتاب ہے جس کو موسیٰ نے ڈیڑھ ہزار برس قبل سن عیسوی کسی نہ کسی معلومات سے لکھی یہہ تسلیم کر کے میں اس امر پر توجہ مبذول کراتا ہوں کہ ابتدا سے پُرانے عہدنامے کے نوشتوں میں متواتر سلسلے بڑھتے گئے یہانتک کہ یہہ کتاب مسیح سے چارسو برس پیشتر ملاکی کی کتاب لکھے جانے پر مختتم ہوگئی نئے عہدنامے کی سب سے پہلی کتاب ملاکی کی کتاب سے قریباً چارسو تیس برس پیشتر نہیں لکھی گئی اور سب سے حال کی قریباً ساٹھ برس مابعد میں اِس لئے بائبل کی سب سے پہلی اور سب سے بعد کی کتاب میں سولاں سو برس سے کم وقفہ نہ لگا ہوگا +

(۳) تیسری بات جو قابل لحاظ ہے وہ اِس جلد کے اختتام ہونے کی بابت ہے۔ جس طرح کہ گیارہ سو برس کے بعد جس میں پُرانا عہدنامہ مرتب ہو رہا تھا ایک زمانہ چارسو تیس برس کا آیا جس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا اسی طرح ۱۰۰ برس بعد مسیح کے کوئی اضافہ نئے عہدنامے میں نہیں ہوا قریب اٹھاراں سو برس میں بائبل باعتبار کل بیچ کلیسیا کے مکمل ہوگئی اِن صدیوں کے درمیان کسی جماعت یا آدمی نے جرأت نہ کی کہ یہہ صلاح دے کہ اس میں ایسے نوشتے مندرج کئے جائیں جو غالباً بعد کی تواریخ کے ہوں اگر ہم اس کے سابق کی بتدریج ترقی کو سوچیں کہ وہ مثل قرآن کے ایک دم منتخب اور شایع نہیں کی گئی بلکہ نئے نئے متواتر حصّوں کے شامل کرنے سے بڑھ گئی تو جملہ کلیسیا کا باوجود بہت بدعت اور پھوٹ کے جس سے ایک دم مسیحی ملک کی یگانگت نیست و نابود ہوگئی اس کے قبول کرنے سے کہ وہ کسی خاص زمانے میں مکمل ہوگئی اور اُس سے باز رہنے سے کہ کوئی کوشش اس کے بڑھانے کی کرے اس کی بہتری کتابوں کی خاص خاص نوبت کی لاثانی شہادت منصور ہے +

(۴) بائبل کی دوسری خاصیت اس کی عجیب گوناگونی ہے یہہ پہلے اُس کی زبان ہی سے ملاحظہ ہو سکتا ہے کہ حال کی عبرانی زبان سابقہ عبرانی کتابوں سے کچھ مختلف ہے ایک جز پُرانے عہدنامہ کا کالدی زبان میں ہے اور کل نیا عہدنامہ یونانی زبان میں۔ علاوہ ازیں زیادہ غور طلب بات یہہ ہے کہ اس کے مصنف ہر ایک بات میں ایک دوسرے سے متفرق ہیں بعض بادشاہ و حاکم و بعض کاہن تھے ایک چرواہا تھا بعض مچھوے تھے ایک فریسی دوسرا محصول لینے والا بعض اپنی دانائی اور علم کے واسطے مشہور اور دوسرے اس کے مقابلہ میں بے علم اور گنوار۔ بائبل میں ہر قسم کا انشا نثر و نظم میں سیدھے سادھے طور پر غیر آراستہ تواریخ مجموعہ قانون غایت درجہ کی عالی تقریریں دلسوز قصیدے لطیف امثال نادر غزلیں۔ ایک سلسلہ عجیب خطوط کا معہ پیغمبرانہ رویات کے جن کی نمایش میرے خیال میں لاثانی ہو پائے جاتے ہیں +

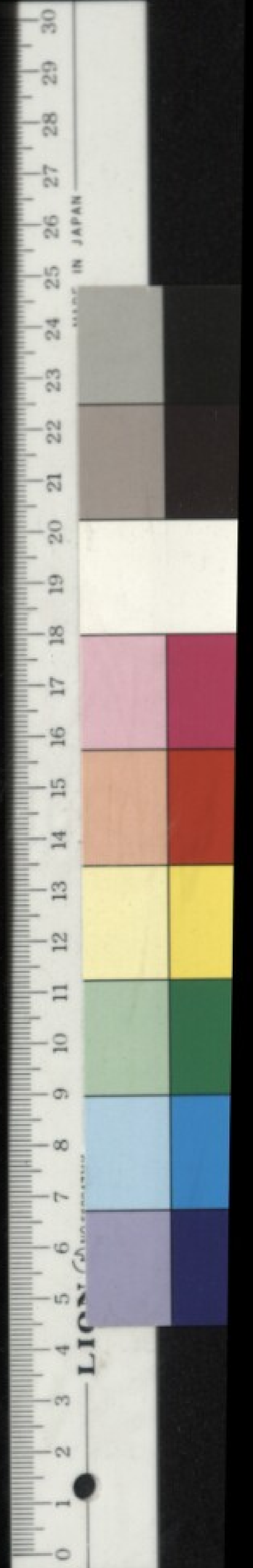
(۵) لیکن درحالیکہ دُنیا میں بعض نوشتوں کے مجموعہ سے کسیقدر زیادہ گوناگونی جیسا کہ بائبل میں ہے۔ ظاہر نہیں ہوتی تاہم اُس کی عجیب خاصیت اس کا موازنہ ہے جو شروع سے آخر تک پائی جاتی ہے۔ یہودیوں کے جنہوں نے یسوع کو مسیح کہنے سے انکار کیا اور ابھی تک مسیحی مذہب کے غیر ممکن الاتفاق دشمن ہیں پاک نوشتے مندرج ہیں اور اگرچہ پرانے عہدنامے کی متفرق کتابیں ایسی جدا جدا گانہ ہیں اور مختلف زمانوں میں ایسے شخصوں سے جن کی تعلیم اور ذاتی خواہشیں مختلف درجوں کی تھیں لکھی گئیں اگرچہ نئے عہدنامہ کی تحریرات بھی اپنے اپنے مصنفوں کی خاصیتوں کے سبب سے بہت متفرق ہیں اگرچہ ماسوا ان کے توریت ہو سی جو ہمارے خداوند کے آنے تک مروج رہی ہم پر صریحاً اس فضل و ستائش سے جو یسوع مسیح سے ملی۔ مختلف طور پر ظاہر کیا گیا تاہم بالعموم نئے اور پُرانے عہدناموں اور بالخصوص اُن کی ہر ایک متفرق کتابوں میں کامل موازنہ پایا جاتا ہے اگرچہ یہہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ بائبل میں بہتیرے اختلافات پائے جاتے ہیں پس اس کا جواب یہہ ہے کہ عنقریب ادنیٰ درجہ کے ہیں اور چند باتیں جو کسی قدر ضروری ہیں خاطر خواہ جواب سے رفع ہو سکتی ہیں ان میں سے بہت ایک ہی کتاب میں اور بعض رویات ایک ہی باب میں پائی جاتی ہیں ہو نہیں سکتا کہ وہ خفیہ یہودیوں اور قدیم عیسائیوں کی نگاہ سے نہ گذری ہوں اور وہ اُن کی نسبت گھبرا نہ جاتے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مطلق نہیں گھبرائے اور وے لوگ اور چند دیگر اشخاص جن کو لائق و فائق مفصل اتفاق کرنے میں قاصر ہے اس اصلی سازگاری کی جس کا میں بیان کرتا ہوں اور جس کی بہتری دیگر خصوصیات جنکا مابعد میں ذکر کیا جاویگا اور جن کی علانیہ مثلیں ہیں تائید کرتے ہیں۔

باقی آیندہ

واقعات و آئین

راماشنہی چرتر کا خاکہ

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ ماہ گذشتہ کے کسی نمبر میں ہمنے ایک کتاب موسومہ "راماشنہی چرتر" پر ریویو کیا تھا لیکن آخرش



ہمکو معلوم ہوا کہ مصنف کتاب مذکورہ بالا ایک دیانندی ہے جس نے کہ محض تعصب سے سب کچھ قلم بند کیا ہے۔ لہذا اسوقت ہم اپنے ناظرین و معاصرین اخبار ہذا سے دست بستہ ملتجی ہیں کہ کتاب مذکورہ بالا کی نسبت قبل ازیں لکھا گیا تھا محض کتاب کو ہی دیکھے۔ کہ کتاب مذکورہ کی باتوں کو تعصب کی کچھ پایا جائیں +

ویش کانفرنس اجمیر

ویش کانفرنس اجمیر (یعنی بقالان ہند کی کانفرنس) اس کا پانچواں جلسہ شہر اجمیر میں "کرسمس ہالیڈیز" پر فراہم ہوا تھا۔ اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے وقایع نگار سے خاص طور پر درخواست کی گئی تھی۔ لہذا مناسب سمجھا کہ اپنے ناظرین کی خاطر شریک جلسہ ہونا اشد ضروری ہے۔ کانفرنس کی طیاریاں ایک ماہ سے ہو رہی تھیں۔ واقعی ویش لوگوں نے کئی ہزار روپیہ خرچ کرکے اس کے "منڈوے" کو خوب سجایا تھا۔ اس کے سال بسال ہند کے کسی شہر میں فراہم ہونے کے اغراض و فواید تفصیل ذیل ہیں +

اوّل۔ ویش لوگ غیر لوگوں کی صحبت میں رہکے منشی اشیا کا استعمال میں لانا نہ سیکھیں +

دوئم۔ جعلی روپیہ کسی کے نام نہ لکھیں۔ سوئم۔ بیوگان کی پرورش کو نہ بھولیں۔ چہارم۔ ڈھونگی برہمن لوگوں کو "دان" "دکھشنا" (خیرات) نہ دیا کریں۔ پنجم۔ دیگر ولایات میں تجارت کو فروغ دینے کے لئے اپنی ایجنسیاں افتتاح کریں۔ ششم۔ جو کوئی شخص ولایت جاوے اس پر کسی طرح کا اتہام نہ لگایا جایا کرے۔ علی ہذا القیاس اس کے دیگر اغراض بھی مفید ہیں۔ اس وقت ہمنے بچشم دیکھا کہ "منڈوے" میں بلا ٹکٹ کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ اس پر بھی طرہ یہہ سمجھئے کہ ہزارہا آدمی چہار جانب سے ٹوٹے پڑتے تھے۔ کئی ایک مشنری جنٹلمین بھی حاضر تھے۔ ہم یہاں پر ایک بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں کہ اس پانچویں جلسہ میں ایک عجیب و غریب بات قرار پائی ہے۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ ہر ایک قسم کا انجن و کل بجائے دیگر ممالک سے منگانے کے بہتر ہے۔ کہ یہاں ہندوستان میں ہی بنانے کی کوشش کیجائے۔ واقعی یہہ بات اہل ہند کے فخر کی ہوگی۔ اس کانفرنس میں ہند کے تمام حصص سے ڈیلیگیٹس تشریف لائے تھے۔ وقایع نگار اپنے انڈین کرسچن سے دست بستہ ملتجی ہے کہ حضرات آپ بھی جاگئے اور کچھ کر کے دکھائیے۔ فارن مشنریز کا بار ہلکا کیجئے۔ ہمت مرداں مدد خدا +

راجپوتانہ سکولس سپورٹ

یہہ سپورٹ سال بسال شہر اجمیر میں ہوا کرتی ہے۔ اسوقت نصیر آباد مشن سکول اوّل رہا۔ دیانندی سکول جس میں ہنوز طلبا ہیں سب سے پیچھے رہا۔ میتھوڈسٹ مشن سکول نے خوب انعام حاصل کئے۔ اس سکول کے ساتھ ایک یورپین پولس آفیسر نے اپنا اظہار ہمدردی کرکے کچھ روپیہ بطور ڈونیشن فواید طلبا مدرسہ ہذا کے دیا ہے۔ مبارک۔ افسوس کہ فورڈ مم سکول بوجہ ششماہی امتحانات کی قلت کے ٹورنامنٹ میں شریک نہ ہوسکا +

کسی کا گھر جلے اور کوئی تاپے

آجکل اس شہر اجمیر میں "دی مرچنٹس اور جنیل وکٹوریا ڈرامیٹک کلب آف بمبئی" کچھ ایسے شگون سے تشریف لائی ہے کہ ہر روز عید اور شب شب برات ہوا کرتی ہے۔ ہر روز سیکڑوں کیا ہزاروں کی آمدنی ہو جاتی ہے۔ بیچارے ویش لوگ کانفرنس کی شرکت کیلئے آئے ہیں۔ پر ساتھ اس کے کمپنی مذکورہ بالا کے دل لبھانے والے کھیل ہر شب بیچارے بقالان کی جیبیں خالی کرا لیتے ہیں۔ بہت سے ایم اے۔ دیانندی یہاں لیکچرس دینے کے اغراض سے تشریف لائے ہیں۔ لیکن بلا ناغہ یہہ کمپنی دیانندی لیکچرارس کی حجامت الٹے استرے سے بناتی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ لوگ اس تھرڈ کلاس کمپنی کے کھیلوں پر کیوں دیوانے ہو رہے ہیں۔ اگر فسٹ کلاس تھیٹرس کا تماشہ دیکھیں تو ضرور ہے۔ کہ زندہ کوہ قاف کو تشریف لیجاویں +

(نامہ نگار)

پنجاب میں تعلیم کی حالت :-

سررشتہ تعلیم پنجاب کی پچھلے سال کی سرکاری رپورٹ کا خلاصہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ۳۱ مارچ سنہ ۹۵ء کو جو سال ختم ہوا۔ اس برس میں تمام قوموں کے تعلیمی مدارس میں طالب علموں کی ترقی ۳.۹۳ فیصدی تھی۔ کل تعداد طالب علموں کی ۲ لاکھ ۶۵ ہزار ۱۵۰ تھی۔ ان میں دو تہائی سرکاری مدارس میں اور باقی ایک ثلث پرائیویٹ مکاتب میں پڑھتے تھے۔ سرکاری مدارس کے طلبا کی تعداد میں اضافہ بقدر ۳ فیصدی تھا اور پرائیویٹ میں بقدر ۴ فیصدی تھا۔ سکولوں کی تعداد میں سال ہذا میں ۲۱ کی خالص بیشی ہوئی۔ سرکاری سکول بقدر ۲۷ کے بڑھ گئے ہیں لیکن پرائیویٹ مکاتب میں ۶ کم ہوئے۔ کل تعداد طالب علموں میں ۹۰ فیصدی لڑکے ہیں اور ۱۰ فیصدی لڑکیاں ہیں۔ صوبہ میں جتنے لڑکے سکول جانے کی عمر کے ہیں ان میں سے صرف ۱۴.۲۷ فیصدی تعلیم حاصل کرتے ہیں لیکن لڑکیوں کی شرح فیصدی تو صرف ۱.۵۰ ہے۔ ہندو مسلمان طالب علموں کی تعداد بالکل برابر ہے لیکن سرکاری میں ہندو ۶۰ فیصدی ہیں حالانکہ مسلمان صرف ۳۵ ہیں۔ ۷۳ فیصدی مسلمان طلبہ پرائیویٹ مکاتب میں پڑھتے ہیں جہاں آیات قرآن یاد کرائی جاتی ہیں۔ ضلع شملہ کو چھوڑ کر جہاں کی حالتیں مختلف ہیں ضلع کوہاٹ میں سکول جانیکی عمر کے صرف ۳.۵ فیصدی بچے تعلیم پاتے ہیں اور امرتسر میں ۱۷ فی صدی پاتے ہیں۔ اس نقشہ کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ قسمت راولپنڈی تمام صوبہ میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ہے اور بخلاف اس کے دہلی کی قسمت سب سے پھسڈی ہے خصوصاً اضلاع کرنال و حصار +

از ہفتہ وار

ناظرین ضرور دیکھئے

تاکہ ہمارے تمام خریدار انگریزی ضمیمہ کی نمونہ کی کاپی کو دیکھ لیں ہم نے اُن تمام کے نام بھی یہہ پرچہ بھیجنا مناسب خیال کیا ہو جنہوں نے ہمکو اخبار بند کرنے یا نہ کرنے کی کوئی درخواست نہیں کی ہو۔ ہم سکولوں ۔ ہسپتالوں ۔ ریڈنگ روموں کے نام اخبار جاری رکھینگے تاوقتیکہ ہمارے پاس بند کرنے کی درخواست نہ آئے۔ باقی صورتوں میں ہم اگلے ہفتہ سے اُن کے نام اخبار بھیجنے سے بند کریں گے جنہوں نے چندہ نہیں دیا ہو اگر اس اثنا میں اُن سے کوئی درخواست اخبار کے جاری رکھنے کی نہ آوے ✚ منیجر۔

کرسچن انڈیور سوسائیٹیوں کا کنونشن

یہہ کنونشن لاہور میں ۱۳ و ۱۴ ماہ حال کو منعقد ہوگا پادری ایف ای کلارک صاحب جو کرسچن انڈیور سوسائیٹیوں کے بانی مبانی ہیں اِس جلسہ میں رونق افروز ہونگے ۔ عام دعوت دی جاتی ہو کہ ہر ایک جو اس جلسہ میں شامل ہوسکتے ہیں ضرور تشریف لاویں ۔ کرسچن انڈیور سوسائیٹیوں سے درخواست کیجاتی ہو کہ وہ اپنے اپنے ڈیلیگیٹس اِس جلسہ میں بھیجیں ۔ کرسچن انڈیور کا مختصر حال ہم اپنے انگریزی ضمیمہ میں درج کرتے ہیں ناظرین ازراہ مہربانی اُس کو دیکھیں ✚ ایڈیٹر

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

۳۱ تاریخ کو لنڈن سے خبر آئی جرمنی میں قانون رایج ہوا کہ غلہ کی تجارت مجالس تبادلہ سے متعلق نہ کی جاوے ✚

اِس کے معنے شاید یہہ ہیں کہ غلہ کی نکاس کی آزادی روکدی جاوے ۔ ممبران سپیداوار نے اُس کی تعمیل کردی ہو ✚

۳۰ دسمبر کو لنڈن سے افسوسناک خبر آئی مسٹر برزم کری مشہور مینگر ہیں افسوس کہ مر گئے ✚

لنڈن پولیس نے ایک قمارخانہ پر چھاپہ مارا ۱۰۰ آدمی پکڑے ۔ نیچے ناچ ہوتا تھا مرد و عورت تھے اُن کو نہ چھیڑا ✚

سمتھ فیلڈ کی شاہی نمایش مویشیان میں علاوہ ملکہ معظمہ کے پرنس آف ویلز ڈیوک آف یارک لارڈ روزبری نے بھی انعام پائے ✚

سومرسیٹ (انگلستان) میں ۹ بہت سی کمپنیاں ماہ نومبر میں رجسٹر ہوئیں سرمایہ ۳ کروڑ ۷۳ لاکھ پونڈ ✚

کنٹربری کے آرچ بشاپ (لاٹ پادری) حال میں فوت ہوئے ۔ ۳۵۰۰۰ پونڈ جایداد چھوڑی ہو ✚

امریکن گورنمنٹ تیار ہو کہ کیوبا کو خرید کرے بشرطیکہ سپین ایسا کرنا منظور کرے یہہ کبھی نہ ہوگا ✚

تحصیل نرائن گڈہ (انبالہ) سے سُنتے ہیں مبلغ ۷۵۰ روپیہ کی چوری ہوگئی ہو ✚

سرحد پر مومندیوں اور خان نواگی میں فساد پھوٹا اور امیر کابل نے ۳ رجمنٹ فوج مومند میں بھیجدی ✚

حصار سے بھی بارش کی خبر آئی گر خفیف کوہ مری میں خوب برف پڑی اور بارش بھی جاری ہو ✚

۳۰ دسمبر کو بمبئی شہر میں ۷۰ نئی وارداتیں طاعون کی ہوئیں اور ۵۵ فوتیاں وقوع میں آئیں ✚

۲۹ کو ۷۰ مرے تھے اور ۲۸ کو ۷۰ ۔ لیکن عام شکایت ہو کہ اصل تعداد ظاہر نہیں ہونے پاتی جو بہت زیادہ ہو ✚

اب کے موسم میں ۳۱ دسمبر تک کلکتہ سے چوچار انگلستان کو بھیجی گئی ۱۱ کروڑ ۲ لاکھ پونڈ تھی ✚

بدھ و جمعرات کو کراچی سے جو گیہوں پنجاب کو بھیجی گئی ۸۰۱۶۸۰ من تھی ✚

بنگالہ میں خیراتی کاموں پر مزدوروں کی تعداد ۵۹ ہزار تک پہنچ گئی صرف چمپارن میں ۳۶ ہزار ہیں ✚

قسطنطنیہ جنوری ۵ ۔ باوجود اس کے کہ باب عالی نے متواتر وعدے کئے تھے کہ مظہرے کے مقدمہ میں فرانسیسی اور اٹالین ڈریگومانوں کا دخل دیا جاویگا مگر یہہ مقدمہ بغیر اُن کے دخل پانے کے مقام مارائش میں شروع کردیا گیا ہو ✚

یہہ ترکی افسر فادر سالوٹیر اور اُس کے ساتھیوں کے قتل کے معاملہ میں سخت جوابدہ سمجھا گیا تھا ✚

فرانس اور اٹلی نے اپنا مصمم ارادہ ظاہر کیا ہو کہ اُن کے ڈریگومین اُس کے مقدمہ کی تحقیقات میں ضرور دخل پانا چاہیئے ✚

الیپو کی خبر ہو کہ ایک ارمنی بدروس آفندی نامے جو مقام چارسنجوک میں نائب کیکومان ابھی مقرر کیا گیا تھا اپنے وہاں پہنچنے کے دو دن بعد مارا گیا ہو ✚

مدراس جنوری ۵ ۔ اضلاع گنجام میں قحط کے سامان سخت ہوتے جاتے ہیں اور اگر آیندہ مارچ تک بارش نہ ہوئی تو وہاں کی حالت سخت نازک ہو ✚

کلکتہ جنوری ۶ ۔ یہہ کہا جاتا ہو کہ کلکتہ چیمبر آف کامرس گورنمنٹ بنگال کی خدمت میں التجا کرنے والی ہو کہ اس صوبہ کے قحط کے ایام میں امداد کی صورت کے معاملہ میں غور کرنے کے لئے ایک عام جلسہ قرار دیا جاوے ۔ تجویز پیش ہو کہ وائسرائے اس جلسہ کے پریزیڈنٹ ہو دیں ✚

بمبئی جنوری ۶ ۔ کل کالی وبا سے ۵۹ واردات اور ۵۴ موت وقوع میں آئیں ✚

کمئی ایک ملس کارخانوں کے نہ ہونے سے بند ہوگئی ہیں اور ادوار میں کام کرنے والے لوگوں کا شمار بہت ہی کم ہوگیا ہو ✚

مضامین مفید المبتدئین

کوٹگڈھ میں کرسمس ڈے

۲۴- دسمبر ۱۸۹۶ء کی شام کو گرجا گھر پھول و پتیوں سے آراستہ کیا گیا اور روشنی کی گئی - گرجہ کے وسط میں ایک کرسمس ٹری لگایا گیا جو کہ پھولوں پھلوں و فرشتگان کی تصاویر و چیدہ آیات و رنگ برنگ کی موم بتیوں سے سجایا گیا - دیکھنے والوں سے گرجہ بھرا ہوا تھا - گیت گائے گئے - نماز پڑھی گئی بعدہ وعظ کی گئی جس میں اُس ٹری کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول کرا کے اُس کے لگانے کی غرض بیان کی گئی کہ یہہ درخت ہمکو یاد دلاتا ہے کہ ابتدائے عالم میں خداوند کریم نے باغ عدن میں بابا آدم کے لئے حیات کا درخت لگایا تھا جس کا پھل کھانے سے وہ ہمیشہ تک زندہ رہ سکتا تھا مگر شیطان کے بہکانے سے اُس نے خدا کی نافرمانی کی اور درخت ممنوعہ کا پھل کھا لیا جس کے باعث وہ رنج و عذاب و موت کے پنجہ میں گرفتار ہوا اور اُس باغ سے نکالا گیا اور اُس درخت سے محروم رہا - وہ درخت حیات ایک حقیقی نشان خداوند یسوع مسیح کا تھا اور وہی خاص زندگی کا دینے والا ہے دیکھو یوحنا ۱:۴ و ۱۴:۶ و مکاشفات ۲:۷ و ۲۲:۲ - اگرچہ خداوند نے اُس وقت باغ عدن سے درخت حیات کو پوشیدہ کر لیا مگر اُس نے ایک دوسرا درخت حیات (یوحنا ۱۵:۱ و ۵) یعنے خداوند مسیح کو ظاہر کر دیا جسکی پیدایش کی آج ہم یادگاری کرتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاویگا اُس کے ذریعہ حیات ابدی پاویگا اور تا ابد جیتا رہیگا - دیکھو یوحنا ۳:۱۶ و ۳۶ و ۵:۲۴ کو -

پھر روشنی کی طرف سامعین کو رغبت دلا کے بتلایا گیا کہ یسوع مسیح جہان کا نور ہے جو اُس کی پیروی کرتا ہے اندھیرے میں نہ چلیگا پر زندگی کا نور پاویگا یوحنا ۸:۱۲ آیت - یہہ وہی ہے جس کی بابت پیشینگوئی میں کہا گیا تھا کہ اُٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا ہے نیز کہ آفتاب صداقت طالع ہوگا پس وہ طالع ہوا ہے اُس کا نام یسوع مسیح ہے جس کی پیدایش کی اب ہم یادگاری کرتے ہیں - جیسے خلقت کی پیدایش سے پہلے زمین ویران و سنسان تھی و گہراؤ پر اندھیرا تھا (پیدایش ۱:۲) ویسے ہی مسیح کی پیدایش سے پہلے انسانی زمین تاریک تھی اور جیسے اُس وقت خدا نے کہا کہ نور ہو اور ہو گیا ویسے ہی مسیح کی پیدایش کے وقت اندھیرے میں نور چمکا دیکھو متی ۴:۱۶ - نیز بغور دیکھو خداوند یوحنا کی انجیل ۱:۳- ۱۸ تک کیا فرماتا ہے - الغرض جو کچھ آدم میں ہو کے ہمنے کھویا تھا وہ سب کچھ مسیح میں ہو کے ہم پاتے ہیں پس بھائیو خدا کا شکر کرو جس نے ہمیں ہمارے خداوند یسوع مسیح سے فتح بخشی ۱ قرنتی ۱۵:۵۷ -

گرجہ کے بعد ۲ بجے رات کو مسیحی بھائی اور سکول کے طالب العلم بجہ گاجہ کیساتھہ سب مسیحی گھروں میں جا کر خداوند مسیح کی پیدایش کی مبارک بادی دیتے اور گیت و بھجن و غزلیں گاتے اور ہر گھر میں خدا کا کلام پڑھکر دعائیں بھی کرتے تھے - راستہ میں گاتے بجاتے چلتے تھے بازار اور نزدیک کے گاؤں میں بھی گئے اور بلند آواز سے مسیح کی خوشخبری بائبل سے پڑھکر سناتے تھے جیسے لوقا ۲:۱۰ و ۱۱ وغیرہ میں لکھا ہے - اکثر لوگ گھروں سے باہر نکلکر خوشی سے سنتے تھے - یہہ رات کے وقت خاموشی کی حالت میں گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے آسمان سے گا رہے اور سنا رہے ہیں +

۲۵ تاریخ کی صبح کو بڑی خوشی کے ساتھہ عبادت کی گئی وعظ میں ظاہر کیا گیا کہ مسیح کا پیدا ہونا کیوں ضروری تھا اور وہ کون تھا جو پیدا ہوا اور اُس کی پیدایش سے کیا کیا فواید حاصل ہوتے ہیں +

آخر میں ہماری خداوند سے دعا ہے کہ جہاں جہاں کرسمس کے دن اُس کے بندوں سے مسیح کے تولد کی خوشخبری سنائی گئی ہے وہاں وہاں سننے والے روحانی تولد حاصل کریں - خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے - آمین ثم آمین

الراقم
جسونت سنگھ از کوٹگڈھ

ھم ذیل میں ایک خط درج کرتے ہیں جو ایک چھوٹی لڑکی نے ملکہ کے پاس بھیجا :-

عزیز ملکہ -

میری گوڑیا پہاڑ کے دراڑ میں گر گئی ہے اور چونکہ میں جانتی ہوں کہ دُنیا کی دوسری طرف بھی آپ ہی کا علاقہ ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ کسی کو وہاں بھیجکے میری گوڑیا منگوا دیں +

ملکہ اِس خط کو پڑھکے ضرور بہت ہنسی ہوگی اور گو وہ اُس لڑکی کی درخواست کو اُس کے حسب خواہ پورا نہیں کر سکتی تھی پر اُنہوں نے فوراً ایک نئی گوڑیا اُس کے پاس بھجوا دی - اِس چھوٹی سی بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ کیسی بھولی اور مہربان دل کی ہیں - خدا اُنکو اِس نئے سال میں نئی نئی برکتیں بخشے + از مخزن مسیحی

کیا سچ نہیں ہے کہ ہم اکثر اوقات اِس قسم کی درخواست جیسی کہ اُس لڑکی نے کی ہے خدا سے کرتے ہیں اور وہ فوراً ہماری درخواستوں کے بموجب اگرچہ اُسی چیز کو ہمیں نہیں دیدیتا ہے اسواسطے نہیں کہ وہ ملکہ کی مانند ہماری درخواستوں کو ہمارے حسب خواہ پورا نہیں کر سکتا ہے پر اِس لئے کہ وہ خاص درخواست کردہ چیز ہمارے لئے اُسکی دانائی میں غیر ضروری یا ہمارے لئے نقصان دہ ہے پر اُس کے عوض جیسا ملکہ نے ایک نئی گوڑیا اُس چھوٹی لڑکی کو بھجوا دی خدا ہمکو ایک ایسی بہتر اور زیادہ مفید چیز دیتا ہے کہ جس کو حاصل کر کے ہماری خوشی بڑھ جاتی ہے - اب کیا ہمارا آسمانی باپ بڑا ہی مہربان اور رحیم نہیں ہے + ضرور بالضرور - اے لڑکے لڑکیو ذرہ سوچ کے دیکھو تو سہی اور گن بھی لو کہ شروع میں ہمکو اُس نے کتنی چیزیں اس طرح عنایت فرمائی ہیں +

نیا انگریزی ضمیمہ

ہماری رائے میں یہہ امر بڑا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اخبار نورافشاں کے ساتھہ ایک ضمیمہ انگریزی زبان میں شایع کیا جاوے۔ ہم اپنے بعض وجوہات ذیل میں درج کرتے ہیں +

(۱) ہمارا تجربہ ہے کہ اکثر انگریزی دان ہندوستانی مسیحی جو نرے اُردو اخبار کی خریداری نسبتاً کم پسند کرتے ہیں ایک ایسے اخبار کی خریداری سے خوش ہونگے جو اُردو اور انگریزی دونوں میں شایع ہو +

(۲) جہانتک ہمکو معلوم ہے شمالی ہندوستان میں ابتک کوئی ایسا پرچہ انگریزی دان غیر مسیحیوں کے لئے شایع نہیں ہوتا ہے لہذا ہمکو قوی اُمید ہے کہ نورافشاں کا یہہ نیا ڈھنگ اس ضرورت کو پورا کریگا اور کم ازکم اُس کام کو نبھائیگا جو ایک مرتبہ دی ٹرو لائٹ نے اپنے ذمہ لیا تھا +

(۳) دیسی زبان کے بعض دیگر اخبارات کے شایع کرنے والوں نے اپنے ناظرین کی خاطر باقاعدہ انگریزی زبان میں مضامین مہیا کرنے کی ضرورت کو دیکھکر اپنی زبان اور انگریزی زبان کے ملے جلے اخبار نکالے ہیں +

(۴) انگریزی زبان میں ضمیمہ کے اس طور پر شایع کرنے سے ہم بہت تھوڑے خرچ سے مذکورہ بالا ضرورتوں کو رفع کر سکیں گے +

(۵) اس ضمیمہ کے مقاصد وہی ہونگے جو نورافشاں کے ہیں یعنے مسیحی صداقتوں کا اظہار مسیحیوں میں رُوحانیت کو ترقی دینا مسیحوں میں آپس کے خیالات کا تبادلہ وغیرہ وغیرہ

مجوزہ نئی صورت

یہہ نئی صورت اس طرح پر ہوگی کہ وہ آدھا تختہ جو نورافشاں میں علیحدہ شایع ہوتا ہے یعنے صفحہ نمبر ۱۱ و ۱۲ اُس کو پورا تختہ کرکے چار صفحہ کا ضمیمہ انگریزی زبان میں ایزاد کیا جاوے اور صرف اُن خریداروں کو جو ضمیمہ خرید کرینگے اُس کی قیمت دینی پڑیگی۔ نرے اُردو اخبار کی شرح قیمت حسب دستور قایم رہیگی۔ اکثر اشتہارات کو انگریزی ضمیمہ میں شایع کرنے اور مناسب گنجایش کو عمل میں لانے سے ہمکو اُمید ہے کہ مضامین کی مقدار میں کوئی کمی نہ آویگی۔ اُردو اخبار معہ انگریزی ضمیمہ کی قیمت معہ محصول ڈاک ہے ہوگی +

ضمیمہ علیحدہ بھی خرید کیا جا سکیگا مگر جس حال کہ ہماری خواہش ہے کہ اخبار معہ ضمیمہ خرید کیا جاوے۔ اور اُردو پرچہ کی ہر دلعزیزی اور اشاعت میں زیادتی ہو محض ضمیمہ کی قیمت ہم نے نسبتاً زیادہ رکھی ہے۔ کل اخبار کے خریدار کو ضمیمہ صرف عصہ ر میں مل سکیگا مگر جو اُس کو علیحدہ لینا چاہینگے اُن کو عصہ بلا محصول اور عہ معہ محصول ڈاک پیشگی قیمت پر بھیجا جاویگا +

صاحبان جو اس کو خریدا چاہتے ہیں چاہئے کہ نمونے کے پہلے پرچے کو دیکھتے ہی اپنے اپنے نام معہ قیمت بشرح صدر ارسال فرماویں +

نئی سال کا جلسہ

۳۱ دسمبر کی شام کو کرسچن بائیز بورڈنگ ہائی سکول کے ہال میں نئے سال کے متعلق ایک با رونق جلسہ ہوا۔ لودیانہ کی مسیحی جماعت میں سے اکثر لیڈیز و صاحبان اور اُن کے بعض صاحبان مہمان جو کرسمس کی چھٹیوں میں اِس جگہہ آئے ہوئے تھے اس جلسہ میں رونق افروز تھے۔ اول سکول کے لڑکوں نے نیو ایرس گریٹنگس نظم و نثر میں حاضرین کو بڑے عمدہ الفاظ میں اور کئی ایک دیسی جنٹلمین انگریزی اُردو اور پنجابی زبان میں عمدگی اور خوبی سے نظم و نثر میں سُنائے جنکو سنکر حاضرین بہت خوش ہوتے اور تالیاں بجاکر لڑکوں کو چیئرز دیتے تھے۔ کئی ایک اور روحانی غزلیں اور انگریزی سیکرڈ ہمز بھی نئے سال کی خوشی کے مناسب حال لڑکوں نے اور سکول کے صاحب پرنسپل و دیگر صاحبان مشنری نے گاکر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اور شکسپیر کے کنگ جان کے ایک حصہ پر سکول کے اپر ڈیپارٹمنٹ کے چند طلبا نے بڑی صفائی سے ایکٹ کیا پھر طلبا کو گزشتہ سال کے موقعہ کی یادگاری کے انعامات مسز کلارک صاحبہ کے ہاتھہ سے سکول کی جانب سے دئے گئے۔ ہر ایک لڑکا اپنا اپنا انعام پاکر بڑا خوش نظر آتا تھا آخر میں مٹھائی اور نارنگیاں وغیرہ کھا کر حاضرین نے کھالیں اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ کے کمرہ کی موزون آرایش اور گیٹ اور سٹیشنری وغیرہ کی عمدگی صاف دکھلاتی تھی کہ اِس سکول نے منجملہ دیگر باتوں کے اِس امر میں بھی ترقی کی ہے۔ انعامات کی مناسب تقسیم کی خوبی پروگرام کی عمدگی سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ کسی لیڈی کا ایستھیٹک ٹیسٹ اِس تمام جلسہ کی رونق کا باعث ہوا ہے۔ ہم مسز یونگ صاحبہ کو تمام حاضرین کی جانب سے کانگریچولیٹ کرتے ہیں۔ اور پرنسپل صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب و دیگر معلمان و متعلمان کو نئے سال کی مبارکباد دیتے وقت ہماری دعا ہے کہ ۹۶ سے کہیں بڑھکر روحانی۔ اخلاقی۔ علمی۔ ذہنی بدنی ترقی ۹۶ میں اور آگے کو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے آپ سبھوں کو عطا ہو +

یکے از معزز حاضرین

کرسمس اور نئی سال کا اچھا تحفہ

رائے کلیان سنگھ صاحب کی دوکان واقع امرتسر کٹرہ آہلووالیاں میں ہر قسم کی عمدہ اور ارزاں چاء فروخت ہوتی ہے +

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے واسطے

پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کے شرایط وغیرہ کی نسبت +

چیف سٹور کیپر این ڈبلیو ریلوے۔ لاہور سے خط و کتابت کرو +

اِشتہار

میدہ منشی جلال آباد ضلع فیروزپور جیسا کہ سال گذشتہ میں ہوتا رہا ہے اب بھی ۱۸-۱۹-۲۰ جنوری ۱۸۹۶ء کو گھوڑ دوڑ کی انعام گورنمنٹ بموجب اشتہار مندرجہ گزٹ گورنمنٹ اور ریاست ممدوٹ کیطرف سے حسب معمول بگر اسپان اور مویشیان کو انعام دیا جاویگا ہے +